بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام کے ساتھ رکوع پایا لیکن رکوع کی تسبیحات نہیں پڑھ سکا تو کیا وہ رکعت مل گئی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر فرض کریں کہ امام صاحب رکوع میں تھے، اور میں نے تکبیرِ تحریمہ کہی، اور فوراً رکوع میں چلا گیا، تو مجھے رکوع مکمل طور پر مل گیا، لیکن میں نے رکوع کی تسبیح بالکل بھی نہیں پڑھی — کچھ بھی نہیں پڑھا — تو کیا میری رکعت ہو جائے گی؟

جواب

اگر امام صاحب رکوع میں ہوں اور کوئی نمازی سیدھے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، اور پھر امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے ہی رکوع میں چلا جائے، تو اسے وہ رکعت مل گئی، اگرچہ اسے رکوع میں تسبیح وغیرہ کچھ پڑھنے کی فرصت نہ ملی ہو۔

رکوع میں امام کے ساتھ مل جانے پر رکعت شمار ہونے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جئتم والامام راکع فارکعوا، وان کان ساجدا فاسجدوا، ولا تعتدوا بالسجود اذا لم یکن معہ الرکوع" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم (نماز کے لئے) آؤ اور امام رکوع کی حالت میں ہو، تو رکوع کر لو اور اگر سجدے کی حالت میں ہو، تو سجدہ کر لو اور سجدے میں شامل ہونے کو (رکعت) شمار نہ کرو، جب تک کہ اس (سجدے) کے ساتھ رکوع نہ ہو۔" (السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الامام فی الرکوع، جلد 2، صفحہ 128، مطبوعہ: بیروت)

امام کو رکوع میں پایا، تو رکعت ملنے کے بارے میں حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے "والحاصل انہ اذا وصل الی حد الرکوع قبل ان یخرج الامام من حد الرکوع فقد ادرک معہ الرکعۃ والا فلا کما یفیدہ اثر ابن عمر" ترجمہ: اور حاصلِ کلام یہ ہے کہ جب امام کے حدِ رکوع سے نکلنے سے پہلے ہی مقتدی حدِ رکوع تک پہنچ جائے، تو اسے وہ رکعت مل گئی، ورنہ نہیں ملی، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کا فائدہ دیتی ہے۔ (حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الفریضہ، ص 455، مطبوعہ: کوئٹہ)

حلبی کبیری میں ہے "وفي الذخيرة قال: وإن سوى ظهره في الركوع يعني حال كون الإمام راكعا صار مدركا أي لتلك الركعة قدر على التسبيح أو لم يقدر أي لا يشترط المشاركة قدر التسبيحة، وهذا هو الأصح؛ لأن شرط المشاركة في جزء من الركن وإن قل. فالحاصل أنه إن وصل إلى حد الركوع قبل أن يخرج الإمام عن حد الركوع إلى حد القيام أدرك تلك الركعة وإلا فلا، على ما أفاده أثر عمر" ترجمہ: ذخیرہ میں فرمایا: اگر امام کے رکوع میں ہونے کی حالت میں ہی مقتدی نے رکوع کے لئے پیٹھ سیدھی کر لی، تو وہ اس رکعت کو پانے والا شمار ہوگا، چاہے رکوع کی تسبیح پڑھنے پر قادر ہوا ہو، یا نہیں، یعنی ایک تسبیح کی مقدار امام کے

ساتھ مشارکت ضروری نہیں، اور یہی زیادہ صحیح ہے، کیونکہ رکن کے کسی جز میں مشارکت شرط ہے، اگرچہ وہ قلیل ہی ہو، پس حاصل یہ ہے کہ امام کے حدِ رکوع سے حدِ قیام کی طرف نکلنے سے پہلے پہلے مقتدی حدِ رکوع تک پہنچ گیا، تو اس نے وہ رکعت پالی و گرنہ نہیں، اس کے مطابق جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی کے اثر نے فائدہ دیا۔ (حلبی کبیری، ص266، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4886

تاریخ اجراء: 08 شوال المکرم 1447ھ/28 مارچ 2026ء